Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | ہفتہ ۲۹ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ، ۲۰ اخاء ۱۳۶۹ہش، ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۸۸

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت اچھی ہے۔ احباب کرام دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل وکرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ عطا کرے۔ اور صحت و تندرستی والی طویل فعّال عمر سے نوازے۔

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی خود دستگیری کرتا ہے جیسے فرمایا ...... یعنی جو لوگ ہماری خاطر مجاہدات کرتے ہیں۔ آخر ہم ان کو اپنا راستہ دکھا دیتے ہیں۔ جتنے اولیاء، انبیاء اور بزرگ لوگ گزرے ہیں انہوں نے خدا کی راہ میں جب بڑے بڑے مجاہدات کئے تو آخر خدا تعالےٰ نے اپنے دروازے ان پر کھول دیئے۔ لیکن وہ لوگ جو خدا تعالےٰ کی اس صفت کو نہیں مانتے۔

عموماً ان کا یہی مقولہ ہوتا ہے کہ میاں ہماری کوششوں میں کیا پڑا ہے۔ جو کچھ تقدیر میں پہلے روز سے لکھا ہے وہ تو ہو کر رہے گا۔ ہماری محنتوں کی کوئی ضرورت نہیں جو کچھ ہونا ہے وہ آپ ہی ہو جائے گا۔ اور شاید چوروں اور ڈاکوؤں اور دیگر بدمعاشوں کا اندر ہی اندر یہی مذہب ہوتا ہوگا۔

غرض یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کے فعل دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جن میں اعمال کا کوئی دخل نہیں جیسے سورج چاند ہوا وغیرہ جو خدا تعالےٰ نے بغیر ہمارے کسی عمل کے ہمارے وجود میں آنے سے بھی پیشتر اپنی قدرتِ کاملہ سے تیار کر رکھے ہیں اور دوسرے وہ ہیں جن میں اعمال کا دخل ہے اور عابد زاہد اور پرہیزگار لوگ عبادت کرتے اور پھر اپنا اجر پاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۴)

ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ وہ حسد کا قلع قمع کرے

اقتباس از خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"میں جماعت کو متنبہ کرتا ہوں کہ اگر وہ بیرونی حاسدوں سے بچنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اندرونی طور پر حسد کا قلع قمع کریں ورنہ اس بات کا کوئی جواز نہیں ہے کہ آپ خود حاسد ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو حاسدوں سے بچائے۔ حاسدوں سے بچائے جانے کی یہ شرط رکھ دی (تم معاف کرو اور درگزر سے کام لو) یعنی تم میں حاسد کے بالمقابل صفات پائی جانی ضروری ہیں۔ حسد کے بالمقابل عفو اور درگزر کی دو صفات رکھی گئی ہیں برائی کو بعض دفعہ دیکھتے ہوئے بھی انسان اس سے اغماض کرتا ہے وہ اپنی آنکھیں پھیر لیتا ہے جبکہ حسد اُن کو نمایاں کرتا ہے۔ حسد جُرم کو بخش نہیں سکتا بلکہ انتظار کرتا ہے کہ کب کوئی جرم کرے اور میں حملہ کروں لیکن حسد کے برعکس صفات یہ ہیں کہ انسان جہاں تک خدا اس کو اجازت دیتا ہے جرم کو معاف کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم ایسا کرو گے "پھر ضرور خدا اپنے امر کو لے آئے گا اور تمہیں غلبہ عطا فرمائے گا۔"

پس قرآن کریم نے یہ جو بیچ کا راستہ دکھایا ہے اس میں سے گزرے بغیر حسد سے بچنے کی توقع رکھنا یا یہ توقع رکھنا کہ خدا کسی کو حسد سے بچالے گا یہ درست نہیں۔ قرآن کریم نے جو شرطیں بیان کی ہیں ان کو پورا کرنا پڑے گا۔ اس لئے آج کے دَور میں احباب جماعت پر پہلے سے بہت زیادہ ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ ہر رنگ میں حسد سے بچیں۔ یہ ایک ایسی برائی ہے جس کے پردے چاک کرنا نیکی ہے۔ یہاں ستّاری نیکی نہیں حسد جہاں بھی ہو اور جس بھیس میں لپٹا ہوا دکھائی دے اس کے پردے پھاڑ دئیے جائیں۔ اس کو ننگا کر کے دنیا کے سامنے ظاہر کر دیا جائے کیونکہ بعض کیڑے ایسے ہیں جن کا علاج ہی دھوپ دکھانا اور ہوا لگانا ہوا کرتا ہے۔ حسد کو اگر آپ ننگا کر کے ظاہر کر دیں گے تو یہ ایسا کیڑا ہے جو پھر بچتا نہیں۔ یہ جتنا پردوں میں چھپا ہوا ہو جتنا اندھیروں میں رہے اتنا زیادہ طاقتور ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور اتنا زیادہ اس کا حملہ خطرناک ہو جاتا ہے۔ اس لئے احباب اس کا تجزیہ کرتے رہیں اور اپنے نفس کو کھنگالتے رہیں اندرونی طور پر حسد کا جذبہ جہاں بھی آپ کو کسی بات کے پیچھے محرک دکھائی دے وہیں اس کا سر کچل دیں۔ اتنی بات کریں جو خالصۃً نیکی کے نتیجہ میں دل سے پیدا ہوتی ہے۔ ان محرکات کو اختیار کریں جو تقویٰ کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں اور جہاں بھی آپ دوسرے کی طرف سے

ربوہ میں جرمن کلاس

جرمن زبان کے دو نئے کورسز پر مشتمل پرائیویٹ کلاسز یکم نومبر ۱۹۹۰ء سے ربوہ میں شروع ہو رہی ہیں۔ لڑکیوں کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا نشستیں محدود ہیں۔ داخلہ کے خواہشمند طلباء و طالبات فوری طور پر خاکسار سے رابطہ قائم کر کے داخلہ فارم پُر کر دیں۔

ابتدائی کورس ـــــ ۳ ماہ
ADVANCE کورس ـــــ ۳ ماہ

ماڈرن طریق پر جرمن زبان بولنے، لکھنے، پڑھنے اور گرائمر سیکھنے کے لئے نادر موقعہ ہے۔ آڈیو اور ویڈیو کیسٹس کی مدد سے زبان سکھلائی جائیگی۔ کلاسز سہ پہر اور شام کے وقت ہوا کریں گی۔ مزید تفصیلات بالمشافہ حاصل فرمائیں۔

ملک منصور احمد عمر
(کوارٹر نمبر ۱۲۵، صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ضروری اعلان

○ وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو لاہور میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں یا جنہوں نے اب داخلہ لیا ہے سے گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد خاکسار کو مندرجہ ذیل کوائف سے آگاہ فرمائیں۔ شکریہ

نام، ولدیت، ڈیپارٹمنٹ/کلاس، تعلیمی ادارہ کا نام، مکمل ایڈریس۔
اپنے ڈیپارٹمنٹ یا ادارہ میں کتنے احمدی طلباء کو جانتے ہیں؟

مندرجہ بالا کوائف آپ کے فائدہ اور راہنمائی کے لئے ہمیں جلد از جلد درکار ہیں۔

ایڈریس برائے کوائف
(۱) دار الحمد ۱۳۴، اے نیو مسلم ٹاؤن لاہور
(۲) منور احمد جاوید ناظم دار الحمد (احمدیہ ہوسٹل) لاہور

"تنقید میں حسد کا جذبہ دیکھیں اس کو محبت اور پیار سے سمجھائیں۔"
(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ فروری ۱۹۸۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۰ ، اخاء ۱۳۶۹ ہش ۲۰ ، اکتوبر ۱۹۹۰ء

ابتلا ــــ انعام خداوندی

بعض اوقات بعض دوست تھوڑی سی بے صبری دکھاتے ہوئے پوچھتے ہیں کہ یہ ابتلا جن میں سے ہم گزر رہے ہیں کب ختم ہونگے۔ اگرچہ وہ کسی بہت بڑی پریشانی کا اظہار تو نہیں کرتے لیکن بہرحال کسی حد تک بیقراری سے اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ ابتلا جلد ختم ہوں اور ان کے اس اظہار میں تھوڑا بہت غم کا عنصر بھی شامل ہوتا ہے۔ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ دنیا میں کوئی شخص یہ نہیں چاہتا کہ اسے ابتلا سے گزارا جائے۔ ہر شخص امن اور سکون کی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے۔ لیکن خود ابتلا میں پڑنا اور ابتلا میں سے گزارا جانا دو الگ الگ باتیں ہیں۔ جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ابتلا آتا ہے اور انسان حوصلہ اور ہمّت کرتا ہوا خوشدلی سے اس ابتلا کو برداشت کر لیتا ہے تو یقیناً اللہ تعالےٰ اس کے درجات کو بلند کرتا چلا جاتا ہے۔ اور کون ہوشمند انسان یہ نہیں چاہے گا کہ ابتلا بے شک آتا رہے لیکن اس کے درجات بلند ہوتے رہیں۔

پس جس ابتلا میں سے جماعت کبھی گزری ہے یا اب گزر رہی ہے اور جسے جماعت ۔ من حیث الجماعت ۔ نہائت حوصلے اور بشاشت کے ساتھ گزار رہی ہے وہ بھی درجات کو بلند کرنے والے ہیں۔ حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

> "ابتلا اس کو کہتے ہیں جس کے نتیجے میں مقام نصیب ہوتے ہیں اور جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ابتلاؤں پر ثابت قدمی دکھائی تھی اور انہیں خدا کا انعام جانا تھا اسی طرح جماعت احمدیہ کو بھی ابتلاؤں پر شکر کرنا ہوگا اور ابتلاؤں پر صبر کرنا ہوگا اور ابتلاؤں کو ایک لعنت نہیں بلکہ خدا کا انعام گردانا ہوگا"

ابتلا میں خدا کا شکر ہے تو لازمی۔ لیکن کسی قدر مشکل بھی ہے اور اس کا حل حضور انور نے یہ بیان فرمایا ہے کہ خدا تعالےٰ سے مدد مانگی جائے۔ حضور انور فرماتے ہیں یہ تبھی ممکن ہے کہ اگر دعاؤں کے ذریعہ مدد مانگتے ہوئے ہم ان ابتلاؤں پر ثابت قدم رہیں اور ہر ابتلا میں اسی طرح کامیاب ہوتے چلے جائیں جس طرح ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر ابتلا میں کامیاب ہوئے، اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے ہر ابتلا کو ہمارے لئے درجات کی بلندی کا موجب بنا دے اور ہمیں ہر ابتلا کو صبر اور ہمّت سے برداشت کرنے کی توفیق دے۔ گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ کا چھوٹے سے چھوٹا انعام بھی بڑے سے بڑے ابتلا کے مقابلہ میں ان گنت گنا بڑا ہے اور اسی لئے ابتلا شکر ہی کا مقام ہے۔

انتخابات کا یہ موسم ہے
ہر طرف بھاگ دوڑ کا ہے سماں
سارے امیدوار ہیں مصروف
اور ووٹر ہیں ان کی روح رواں

ابوالاقبال

حقائق

چوم کر خواب سے کلیوں کو جگا دیتی ہے
گدگداتی ہے انہیں اور ہنسا دیتی ہے
کلیاں، ہنس پڑتی ہیں نادان تو یہ بادِ نسیم
ایک ہی جھونکے سے مٹی میں ملا دیتی ہے

سبز باغ ایسے یہ آئندہ کے دکھلاتی ہے
یہ گھڑی بھی کوئی فردوس نظر آتی ہے
صفحۂ وقت پہ تصویر ہے امّید مگر
ہاتھ چھونے بھی نہیں پاتا کہ ہٹ جاتی ہے

چشمِ گل میں بھی ہے شبنم کا ڈھلکتا آنسو
اور کانٹے کی پلک پر بھی ہے ویسا آنسو
کوئی موتی انہیں سمجھے کہ ستارے لیکن
کونسا عیش کا ہے کونسا غم کا آنسو

خار اور گل کے کبھی حال پہ سوچا ہوگا؟
دونوں کو آنکھ کی میزان میں تولا ہوگا
گل تو مرجھائے ہوئے سینکڑوں دیکھے ہونگے
کوئی مرجھایا ہوا خار نہ دیکھا ہوگا

غم ہو فانی تو دلِ غنچہ کبھی چاک نہ ہو
دانہ جاوید نہ ہو خاک میں گر خاک نہ ہو
لذّتِ دَرد سے ہے عشرتِ دنیا تنویر
شاد ہو شاد دلِ غمزدہ غمناک نہ ہو

روشن دین تنویر

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد | مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ | مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می بینم
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجا است

یہ بہت سچی بات ہے بعض ہستیاں ایسی بھی ہوتی ہیں۔ ان کے اخلاق ان کا حسن معاملہ اس قدر خوبصورت ہوتا ہے کہ ان محاسن کو بیان کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کس خوبی کا بیان ہو اور کس پر خاموش رہو کہاں سے ابتداء ہو اور کس مقام پر انتہا۔

ہمارے پیارے بھائی محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی شخصیت ایسی ہی تھی آپ نے اپنے کردار کے حسن و احسان کی ایک خوبصورت اور طویل داستان اپنے پیچھے چھوڑی ہے۔

اس میں آپ کے پروفیشن سے متعلق خدمات کے باب بھی ہیں۔ اور خالصتہً جماعتی خدمتگذاری کے باب بھی۔ عام انسانوں سے حسن معاملہ بھی ہے اور عزیزوں، رشتہ داروں سے صلہ رحمی کے حقوق کی ادائیگی بھی۔

پروفیشن کے ضمن میں آپ نے نصف صدی سے زائد عرصہ جماعت کی طبی خدمات میں گزارا ہے۔ اس خدمت میں صرف علاج معالجہ ہی نہیں بلکہ طبی خدمات کے دیگر لوازمات یعنی ہسپتال کا قیام اور اس کے لئے ضروری مشینری اور آلہ جات کی فراہمی بھی بہت حد تک آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

علاج معالجہ کی نسبت سے تو جماعت میں شاید ہی کوئی ایسا خاندان ہوگا جس نے آپ کی خدمات سے فائدہ نہ اٹھایا ہو۔ مگر اس ضمن میں آپ کی سب سے درخشندہ اور ہمیشہ یاد رکھنے والی خدمت حضرت فضل عمر کی طویل علالت میں شب و روز حاضر رہ کر طبی خدمات بجا لانا ہے۔ آپ سیدی حضرت امام جماعت احمدیہ بھی تھے اور بھائی کے والد محترم بھی۔ اس لئے جس والہانہ فدائیت کے ساتھ آپ نے ان کی خدمت کی ہے اور جس طور سے آپ اس طویل عرصہ میں اس کام میں منہمک رہے ہیں وہ ایک عظیم الشان خدمتگزاری کا نمونہ ہے۔ شاید ہی کوئی ڈاکٹر اپنے مریض کی اور کوئی فرد جماعت اپنے امام کی اور پھر شاید ہی کوئی بیٹا اپنے والد کی ایسی محنت اور محبت آمیز خدمت کر سکے۔

جماعتی نظام کے تحت خدمات میں آپ کا خدام الاحمدیہ کا نائب صدر مقرر ہونا اور شہر ربوہ کی ٹاؤن کمیٹی کی صدارت ہے۔ ربوہ شہر کی ابتدائی ضروریات اور آرائش میں آپ نے بہت محنت کی۔ ماحول کی صفائی، شجر کاری اور دیگر شہری ضروریات کو پورا کرنے میں آپ کی بہت خدمات ہیں۔

عمومی رنگ میں تو افراد جماعت ان خدمات سے واقف بھی ہیں اور ان سے استفادہ بھی کر چکے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ محترم بھائی صاحب کی یہ خدمات عرصہ اور کیفیت کے اعتبار سے اس قدر طویل اور متنوع ہیں کہ ان کا حقیقی جائزہ اور منفعت کا اندازہ اسی وقت لگایا جائیگا جبکہ خدمتگذاران سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تفصیلی تاریخ مرتب کی جائے گی۔

اس موقع پر خاکسار آپ کے ان ذاتی محاسن کو بیان کرنا چاہتا ہے جن کا علم صرف اسی شخص کو ہو سکتا ہے جو رشتہ دار اور قرابت داری کی بناء پر آپ کی روزمرہ کی زندگی سے واقف ہو اور جس کو اس اعتبار سے آپ سے معاملہ اور رابطہ رہا ہو۔

صرف اس جہت سے بھی اگر آپ کی زندگی پر نظر کی جائے تو آپ کے حسن معاشرت اور صلہ رحمی کی وہی کیفیت نظر آتی ہے جو حافظ کے اس شعر میں بیان ہوئی ہے جو میں نے مضمون کے شروع میں درج کیا ہے۔ حقوق کی ادائیگی اور صلہ رحمی کا کوئی بھی پہلو ایسا نہیں کہ جو جاذب نظر اور قابلِ تحسین نہ ہو۔

آپ اپنے رشتہ داروں اور خصوصاً اپنے بھائی بہنوں سے بہت ہی شفقت کرنے والے اور ان کی بے لوث خدمت کرنے والے انسان تھے۔ ہر ایک سے شفقت اور ہر ایک سے محبت گویا آپ کی زندگی کا نصب العین تھا ہم میں سے کوئی بھی ایسا فرد نہ ہوگا جس کی بیماری میں آپ نے ذاتی توجہ اور فکرمندی کے ساتھ مکمل صحت یابی تک علاج نہ کیا ہو۔ آپ کی خدمت مکمل طور پر بے لوث ہوتی تھی۔ آپ نے کبھی اشارۃً بھی ایسا ذکر یا ایسا انداز اختیار نہیں کیا جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ آپ کم از کم الفاظ یا ظاہری آداب میں ہی اس خدمت کا معاوضہ چاہتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ خاندان کا ہر فرد آپ کے پاس بے وقت اور بے دھڑک۔ جب چاہتا تھا اور جب بھی ضرورت محسوس کرتا تھا اپنی پریشانی بیان کرنے کے لئے آپ کے پاس پہنچ جاتا تھا۔ اور آپ ہمیشہ اس کی خدمت کے لئے تیار ہوتے اور اس کی پریشانی میں شریک ہو جاتے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ میں ایسا کہنے میں تمام خاندان کی ترجمانی کر رہا ہوں کہ ہم تمام بھائی بہن آپ کے شکر گزار اور احسان مند ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

میں دو تین مرتبہ لمبی بیماری میں مبتلا رہا ہوں۔ اس عرصہ میں آپ باقاعدہ ہر روز میرا حال دریافت کرتے اور علاج کے نتائج ملاحظہ کرنے کے لئے آیا کرتے تھے اور میری صحتیابی تک آپ کا یہی معمول رہا۔ آپ کی اس شفقت نے میرے دل میں ایک نہ مٹنے والے شکر گزار دل کا نقش چھوڑا ہے۔

روزمرہ کی زندگی میں بھی آپ کا سلوک بہت نرم اور شفقت آمیز ہوتا تھا۔ ہم تینوں بھائی بہن اپنی والدہ کی وفات کے بعد حضرت ام ناصر احمد کے پاس ہی رہا کرتے تھے۔ اس گھر میں ہم اور دیگر تمام بھائی بہن ایسے ہی تھے جیسے ایک ماں کی اولاد ہو۔ مگر مجھے اپنے اس بھائی کی شفقت خصوصیت سے یاد آتی ہے۔ اس شفقت اور محبت میں آپ کی بیگم اور میری بھابی بھی برابر کی شریک تھیں آپ بھی بہت ہی محبت اور شفقت کرنے والی۔ خدا ترس بہن ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبرِ جمیل عطا کرے۔

حسنِ سلوک اور صلہ رحمی کے بیان میں میرے بھائی کا ایک امتیازی خلق سلامت روی اور باہم اختلافات اور ناراضگیوں سے دور رہنا بھی تھا۔

عام طور پر رشتہ داروں میں اور خصوصاً بڑے خاندانوں میں باہم اختلاف رائے اور ناراضگیاں ہوہی جاتی ہیں کبھی ذاتی پسند و ناپسندیدگی پر اصرار ان کو جنم دیتا ہے۔ کبھی طبائع کا اختلاف کام کر رہا ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ذاتی نفع و نقصان اور ان سے متعلق خدشات ان اختلافات اور ناراضگیوں کا باعث ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے خاندان میں ایسی صورت شاذ و نادر ہی پیدا ہوتی ہے اور اگر ہوئی بھی ہے تو سنگین نوعیت کی نہیں ہوئی مگر جس قدر بھی اور جیسا بھی اختلاف ہوا ہے اس موقع پر میرے اس بھائی کی یہ امتیازی شان رہی ہے کہ وہ اس میں کسی صورت اور کسی جانب سے بھی شریک نہیں ہوئے۔ اگر کوئی بہت ہی ناپسندیدہ بات ہوتی تھی تو خاموشی اختیار کر کے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کر دیا کرتے تھے اور پھر جلد ناراضگی کو دُور بھی کر دیا کرتے تھے۔ اور اگر کوئی ایسا معاملہ ہوتا تھا جس سے ان کا کوئی ذاتی تعلق یا واسطہ نہیں ہوتا تھا تو ایسی صورت میں تو آپ بالکل لاتعلقی کا انداز اختیار کر لیا کرتے تھے۔

میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ اپنے خدا کے پاس کوئی ناراضگی لے کر نہیں گئے ہوں گے اور نہ ہی آپ نے کوئی ایسا انسان پیچھے چھوڑا ہوگا جو آپ سے ناراض ہو اور یہی ایک صالح انسان کی بڑی علامت ہے

آپ کا دوسرا امتیازی شان کا خلق خدا تعالیٰ کی عبادت کا شوق اور نماز میں حضوری کا عالم تھا۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ (اللہ تعالیٰ کی سلامتی آپ پر ہو) کی تعلیم اور تربیت کا سب سے عظیم الشان ثمرہ آپ کی جماعت میں خدا تعالیٰ کی عبادت کے شوق کا پیدا ہونا ہے اس شوق کے نظارے جماعت احمدیہ کے گھر گھر میں نظر آتے ہیں۔

حضرت اقدس کے خاندان میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے عبادت گزاری اور توجہ اور حضوری کے ساتھ نماز کو ادا کرنا ایک بہت بڑی نسبت سے پایا جاتا ہے مگر میرے اس بھائی کا شوق عبادت اور نماز میں حضوری ایک امتیازی شان رکھتی تھی۔

عام طور پر ان کے گھر والوں اور خاندان کے افراد کو اس امر کی احتیاط کرنی ہوتی تھی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ سے ملاقات کا وقت کسی نماز کے وقت کے مقابل پر آجائے۔ اور اگر ایسا ہو جاتا تھا تو یہ یقینی بات تھی کہ اس صورت میں ایک طویل انتظار کرنا پڑتا تھا۔

ہم بہن بھائیوں کے ساتھ بہت مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ ان سے ملنے کے لئے گئے ہیں اور یہ معلوم کر کے کہ آپ نے نماز شروع کر دی ہے ہم نے اپنی ملاقات کو کسی دوسرے وقت پر ملتوی کر دیا ہے۔

آپ لمبی اور توجہ سے نماز ادا کرنے والے انسان تھے۔ اور نماز کے وقت زندگی کی دوسری مصروفیات سے قطع نظر کرنے والے اور حقیقی معنوں میں ایک منقطع عابد تھے۔

عبادت الٰہی کا یہ شوق اور نماز میں ایسا انہماک عین جوانی سے ہی آپ کو حاصل تھا۔ میں نے آپ کے ایک کالج کے وقت کے دوست سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے بتایا کہ آپ کالج کی زندگی کے ابتدائی سالوں میں جبکہ آپ کی عمر ۱۷، ۱۸ سال کی ہوگی نماز کا ایسا ہی التزام کرتے تھے۔ اس وقت بھی نماز فجر اور نماز تہجد کے لئے گھڑی میں الارم لگا کر سوتے تھے۔ مجھے اس بات پر بہت تعجب ہوا کیونکہ دو روز قبل ہی مجھے آپ کے بڑے بیٹے عزیزم ڈاکٹر مبشر احمد نے بتایا تھا کہ اپنی زندگی کی آخری رات میں بھی جب ان سے کہا گیا کہ آپ آرام کر

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد سعید احمد۔ لاہور چھاؤنی

زبانیں سیکھئے

انسان حیوان ناطق ہے۔ نطق سے ہی اسے دیگر مخلوقات پر امتیاز ملا۔ اور وہ اشرف المخلوقات کہلایا۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا بیشتر حصہ ادا کرنے کی قابلیت اور اہلیت نطق کی استعداد نے اسے عطا کی۔ یہ درست ہے کہ حیوانات بھی اپنے مافی الضمیر کو کسی نہ کسی طرح ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر نطق سے بہت کم پھر ان کی ضروریات نہایت محدود ہیں اور ان کا مقصد حیات انسان کی طرح اعلیٰ اور ارفع نہیں۔ غرض گفتگو اور کلام کرنا انسانی زندگی کا بیش بہا حسن ہے۔

آج کل بچے بولنا اور بات کرنا اپنے والدین سے سیکھتے ہیں اگر بچوں کو مناسب ماحول اور تربیت گاہ نصیب نہ ہو تو وہ بول چال سے محروم رہیں گے۔ اسی طرح اگر انہیں ان کے والدین کی زبان سے مختلف بولی بولنے والے لوگوں میں چھوڑ دیا جائے تو وہ ان کی زبان بولنا شروع کر دیں گے۔ قدرت نے بچہ کو کلام کرنے کی استعداد ضرور بخشی ہے مگر یہ ممکن نہیں کہ وہ بغیر کوشش کے اور دوسروں کے سکھانے کے از خود کلام کرنا شروع کر دے۔ وہ وہی زبان بولے گا جو اسے سکھائی جائے گی۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اس کرۂ ارض پر پہلا انسان پیدا ہوا اور اولین بشر وجود میں آیا تو اس نے کس سے بولنا سیکھا؟ اور کون سی زبان بولنی شروع کی؟ اسی طرح زبانوں کا اختلاف کیونکر پیدا ہوا۔

دین حق کے مطابق اولین بشر کو یعنی انسانوں کو زبان سکھانے والا معلم خود خدا تعالیٰ تھا۔ جس طرح ان کی پیدائش ہمارے موجودہ طریق سے مختلف تھی اسی طرح ان کے بولنے کی تعلیم کا ذریعہ مختلف تھا۔ چونکہ یہ عمل ہزاروں سال پہلے ہوا تھا اس لئے قیاس ہے کہ انسانی زندگی کی ابتداء ایک ہی جگہ سے ہوئی ہوگی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک ہی زبان سکھائی ہوگی۔ امتداد زمانہ سے وہ آہستہ آہستہ دنیا میں پھیلتے گئے اور اپنے مرکز سے دور چلے جانے کی وجہ سے ان کی ضروریات اور حالات بدل گئے۔ مقامی اور جغرافیائی اثرات نے ان کی زبان کو قدرتی طور پر متاثر کیا جس کی وجہ سے ان کے الفاظ ادا کرنے کا طریق اور مخرج مختلف ہو گئے اور یوں ان کی زبانیں علیحدہ علیحدہ ہو گئیں۔

ہو سکتا ہے کہ انسانی زندگی کی ابتداء ایک ہی وقت میں مختلف علاقوں اور خطوں میں کی گئی ہو۔ تہذیب۔ تمدن اور سائنسی ترقیات کی وجہ سے یہ لوگ کچھ عرصہ بعد آپس میں ملے ہوں۔ اس صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ زبانیں سکھائی ہوں مگر تاریخی شواہد اس نظریہ کو قبول کرنے میں مانع ہیں۔ مثلاً طوفان نوح کا ذکر سب قوموں میں کسی نہ کسی رنگ میں ملتا ہے۔

اس لئے یہ امر زیادہ قرین حقیقت ہے کہ ابتداء انسان کی کسی ایک ہی خطہ میں ہوئی تھی۔ پھر آبادی بڑھنے کی وجہ سے۔ خوراک کی تلاش میں یا انبیاء کے ذریعہ ان کی جماعتوں کو نقل مکانی کرنا پڑی یا کسی اور وجہ سے وہ مختلف علاقوں میں پھیلتے گئے۔ بُعد زمانہ کے باعث ان کی بود و باش۔ طرز زندگی۔ معاشرت۔ لباس اور زبانوں میں اختلاف پیدا ہوا۔ عرصہ دراز تک آپس میں دوبارہ نہ ملنے کی وجہ سے وہ اپنی ابتدائی اشتراک کی حالت سے بے خبر ہو گئے۔ یوں بنی نوع انسان مختلف قوموں اور قبائل میں بٹ گئے اور زبانوں کے اختلاف نے جنم لیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل انبیاء اپنے اپنے علاقوں اور قوموں کی طرف مبعوث ہوتے تھے۔ بلکہ بائیبل کے مطابق ایک ہی وقت میں صدہا انبیاء مبعوث ہوئے۔ عام طور پر نبی اور رسول اپنی ہی قوم کی اصلاح کے لئے مامور ہوتے تھے۔

اس لئے زبانوں کے اختلاف نے مذہبی اور روحانی لحاظ سے کوئی مسئلہ پیدا نہیں کیا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام عالمگیر ہے۔ وہ تمام دنیا کی طرف مبعوث ہوئے ہیں۔ ان کا زمانہ قیامت تک کے لئے ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ قرآن مجید کا پیغام تمام قوموں کو ان کی زبان میں دیا جائے۔ گذشتہ چودہ سو سال میں اس مقصد کے حصول کے لئے بعض ادوار میں، کسی حد تک مساعی کی گئیں مثلاً قرآن کریم کے پینسٹھ زبانوں میں تراجم ہوئے ہیں۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے بدلائل علمی رنگ میں ثابت فرمایا کہ عربی زبان ام الالسنہ ہے۔ اس لئے اس زبان کا سیکھنا اور بولنا دنیا میں بسنے والے انسانوں کے لئے چنداں مشکل نہیں۔

احمدیت کی دوسری صدی غلبہ کے آغاز کی صدی ہے صد سالہ جشن تشکر کے شیریں ثمرات تیز بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں۔ دنیا کے ۱۲۴ ممالک میں احمدیت کا خوشنما پودا لگ چکا ہے۔ اب دنیائے احمدیت پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا موجودہ وقت اور حالات کا تقاضہ ہے کہ ہم اپنے پیارے امام کی ہر آواز پر دل و جان سے لبیک کہیں۔ حق و صداقت کے غلبہ کے لئے ہمیں دنیا بھر کی زبانیں سیکھنے کا ارشاد ہوا ہے ۵۲ زبانوں میں قرآن کریم کا مکمل ترجمہ ہو چکا ہے اور یہ ابھی ابتداء ہے۔ اسی طرح حدیث اور بانی جماعت احمدیہ کی تحریرات کے تراجم یکصد سے زائد زبانوں میں ہو چکے ہیں (منتخب حصے)۔ یہ دینی لٹریچر متعلقہ قوموں تک پہنچایا جا رہا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ صرف لٹریچر انقلاب پیدا نہیں کرتا جب تک فدائیان اور داعیان الی اللہ فوج در فوج ان ملکوں اور قوموں تک پیغام حق ان کی زبانوں میں نہ پہنچائیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی فرماتے ہیں:۔

"...... دنیا کی تمام زبانیں سیکھنی چاہئیں۔ لیکن افسوس کہ سوائے کالجوں کے طالبعلموں کے کوئی غیر زبان نہیں سیکھتا اور وہ بھی صرف انگریزی سیکھتے ہیں جو ساری دنیا کی زبان نہیں۔ چاہئے کہ ہمارے علماء انگریزی فرانسیسی۔ جرمنی۔ روسی۔ پرتگیزی۔ ہسپانوی۔ لاطینی اور ولندیزی وغیرہ سب زبانیں جانتے ہوں اسی طرح سیام کی زبان اور جاپان کی زبان اور فلپائن کی زبان اور دوسرے تمام ممالک کی زبانیں ان کو آتی ہوں تاکہ ہر جگہ قرآن کریم پھیلا سکیں۔ ہمارے احمدی (مربی) کو بھی اس طرف خاص طور پر توجہ کرنی چاہئے۔ بعض (مربی) دس دس سال سے مغربی افریقہ میں کام کر رہے ہیں لیکن ابھی تک وہاں کی زبان پوری طرح نہیں آتی۔ زبان کا سیکھنا قرآن کریم کے پھیلانے کے لئے نہایت ضروری ہے......"

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) نے احمدی طلباء سے خطاب فرماتے ہوئے ۸ر اکتوبر ۱۹۸۲ء کو نصیحت فرمائی۔

"ہر طالب علم کو جو زائد وقت ملتا ہے اس میں یہ مشغلہ رکھ لے کہ کوئی زبان سیکھنی ہے"

(الفضل ۲۸ اگست ۱۹۹۰ء)

جلسہ سالانہ برطانیہ پر (جولائی ۱۹۹۰ء) کو عمومی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

"زبانیں بھی سیکھیں اور اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش بھی کریں"۔

(الفضل ۲۹ اگست ۱۹۹۰ء)

پھر حضور کی دور رس نگاہ نے آئندہ ضروریات کا احساس کرتے ہوئے تحریک "وقفِ نو" جاری فرمائی۔ ایک دو سالوں میں اس تحریک کے واقفین بچے سکولوں میں جانے شروع ہو جائیں گے۔

احباب جماعت کو عموماً اور والدین کو خصوصاً ان بچوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم کا خاص خیال کرتے ہوئے کوشش کرنی چاہئے کہ یہ زیادہ سے زیادہ زبانیں سیکھیں اور اعلیٰ مہارت حاصل کریں تا بڑے ہو کر جب یہ خود اپنے آپ کو سلسلہ کے لئے وقف کریں تو ساری دنیا میں پھیلے ہوئے میدان عمل میں شاندار خدمت دین کرنے کے قابل ہوں اور خدا تعالیٰ کے حضور ان کا وقف مقبول ہو۔

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر لکھنا نہ بھولیں ـــــ مینجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رشید احمد چوہدری ۔ لندن

نوبل نامی سائنسدان کی ایجادات

آج دنیا میں نوبل کے نام سے کون واقف نہیں۔ یہ وہ سائنسدان ہے۔ جس کے نام پر اعلیٰ کارکردگی پر ہر سال انعامات دیئے جاتے ہیں۔ ۱۹۷۸ء میں فزکس کے شعبہ میں یہ انعام مشہور سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کو ملا۔ لازمی طور پر جستجو پیدا ہوئی کہ اس سائنسدان نوبل نامی کی زندگی کے حالات کا پتہ چلایا جائے اور معلوم کیا جائے کہ دنیائے سائنس میں اس نے کن ایجادات کا اضافہ کیا ہے۔ یہ مضمون اسی جستجو کے نتیجہ میں ہے۔

ایمونیل نوبل EMANUEL NOBEL اٹلی کے ایک سائنسدان سبریرو (SUBR-ERO) سے متاثر تھا۔ جس نے ۱۸۴۶ء میں ایک ایسا مادہ دریافت کیا جو قدیم زمانہ سے مستعمل بارود (GUN POWDER) سے کئی لحاظ سے بہتر تھا۔ اُس نے اس نئی دریافت کا نام نائٹروگلیسرین (NITRO-GLYCERINE) رکھا۔ یہ ایک نہایت طاقتور دھماکہ خیز سیال مادہ تھا۔ مائع ہونے کی وجہ سے اس کی تیاری اور پیکینگ میں کافی احتیاط برتنی پڑتی تھی۔ نیز اگر برتن کو ذرا ٹھوکر لگ جائے تو یہ سیال مادہ یکدم بھڑک اٹھتا تھا اور ایک خوفناک دھماکہ کی صورت اختیار کر لیتا تھا۔ اس کی اس خاصیت کے اعتبار سے اس کو عام حالات میں استعمال کرنا انتہائی خطرناک تھا۔ رفتہ رفتہ یہ کان کنی وغیرہ میں استعمال ہونے لگا۔ جہاں چٹانوں کو اس دھماکہ خیز مائع سے اڑا دیا جاتا تھا۔ چونکہ نوبل کو بھی دھماکہ خیز اشیاء میں دلچسپی تھی اس لئے اس نے ۱۸۶۰ء میں سٹاک ہالم (STOCKHOLM) میں نائٹروگلیسرین تیار کرنے کا کارخانہ لگانے کا ارادہ کیا۔ نوبل کے دو بیٹے تھے انہوں نے بھی اس کام میں باپ کا ہاتھ بٹایا مگر بدقسمتی سے کارخانہ قائم ہوتے ہی افتاد آپڑی اور تھوڑے عرصہ بعد ہی کارخانہ میں اس زور کا دھماکہ ہوا کہ کارخانے کی تمام عمارات لرز اٹھیں اور کئی مزدور اور کاریگر حادثے کا شکار ہو گئے اس حادثہ میں اس کا ایک بیٹا بھی ہلاک ہو گیا۔

حادثہ کے باوجود اس نے ہمت نہ ہاری اور اپنے بیٹے الفرڈ (ALFRED) جو بچ گیا تھا کے ساتھ مل کر دوبارہ کارخانہ تیار کیا۔ اور قلیل عرصہ میں وہ بڑے پیمانہ پر NITROGLYCERINE تیار کرنے لگا۔ سب سے زیادہ مشکل جو اسے پیش آرہی تھی وہ اس مادہ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کی تھی یہ بڑی جان جوکھوں کا کام تھا کیونکہ ہلکی سی ٹھوکر ہی قیامت برپا کر سکتی تھی۔ نائٹروگلیسرین کو ٹین کی بوتلوں میں بند کر کے لکڑی کے ڈبوں میں بند کیا جاتا تھا۔ اس طرح کہ بوتل اپنی جگہ سے ہل نہ سکے۔ خالی جگہ کو لکڑی کے برادہ سے بھر کر محفوظ بنایا جاتا تھا۔ مگر اس کے باوجود خطرہ رہتا تھا کہ مادہ کہیں پھٹ نہ جائے۔

پھر ایک اور مشکل یہ تھی کہ نائٹروگلیسرین دھات کے ساتھ REACT کر کے بوتلوں میں سوراخ کر دیتی تھی جس سے یہ مادہ بہہ کر لکڑی کے برادے میں تحلیل ہو جاتا تھا یا پھر باہر سڑک پر بہہ کر نقصان کا باعث ہوتا تھا۔ اس نقص کو دور کرنے کے لئے نوبل کو بہت محنت کرنی پڑی۔ اور وہ ایسی چیز دریافت کرنے کی ٹوہ میں لگ گیا جس میں تحلیل ہو کر نائٹروگلیسرین خطرناک مادہ نہ رہے۔ جلد ہی اس نے ایسی چیز ڈھونڈ نکالی یہ KIESELGUHR کائیسل گر پاؤڈر تھا۔ جو سمندری مخلوق کی ہڈیوں کو پیس کر بنایا گیا تھا۔ نوبل کی یہ فیکٹری اس وقت ہمبرگ جرمنی میں تھی۔ جس کے قریب ساحل سمندر کے نزدیک آس پاس کثیر مقدار میں یہ ہڈیاں زمین کو کھود کر نکالی جا سکتی تھیں۔ اپنی اس دریافت پر وہ بے انتہا خوش ہوا اور نہایت ہی سستے داموں اس نائٹروگلیسرین کی پیکنگ کے لئے عمدہ پاؤڈر مل گیا جو بہت کامیاب ہوا۔

کہا جاتا ہے کہ اس کی فیکٹری کے ایک کاریگر نے ایک دن یہ مشاہدہ کیا کہ ٹین کے ڈبہ میں سوراخ ہو جانے کی وجہ سے تمام کا تمام سیال مادہ بہہ گیا اور تھوڑے سے سفید پاؤڈر نے اس کو جذب کر لیا۔ نوبل کو جب یہ معلوم ہوا تو اس نے لیبارٹری میں مزید تجربات کئے اسے معلوم ہوا کہ یہ سفید پاؤڈر اپنے وزن سے تین گنا نائٹروگلیسرین کو اپنے اندر باآسانی جذب کر سکتا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ ان دونوں کے ملنے سے جو چیز پیدا ہوتی ہے اس کی خاصیت نائٹروگلیسرین سے بالکل مختلف ہے مثلاً اب یہ پاؤڈر ہلانے جلانے سے پھٹتا نہیں بلکہ اس کو کھلی ہوا میں آگ لگانے پر بھی بھڑکتا نہیں۔ مگر جب اس کو سخت شے کے اوپر زور سے مارا جائے یا فیوز لگا کر اڑایا جائے تو دھماکہ پیدا کرتا ہے اس نئی دریافت پر نوبل بہت خوش ہوا اور اس کا نام اس نے DYNAMITE ڈائنامائٹ رکھا۔ جلد ہی صنعتی حلقوں میں اس کی مانگ بڑھ گئی اور اس کی ایجاد کے ساتھ نائٹروگلیسرین کی وجہ سے حادثات میں بہت کمی آگئی۔

نوبل کی خواہش تھی کہ وہ نائٹروگلیسرین کے کارخانے تمام یورپ میں قائم کرے مگر بنکوں سے اس کو اس کام کے لئے سرمایہ حاصل نہ ہو سکا۔ بنکوں کے مینیجر نائٹروگلیسرین جیسے خطرناک مادہ کی تیاری کے لئے خطرات مول لینے کو تیار نہ تھے۔

کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ نوبل امریکہ بھی گیا تاکہ وہاں سے وہ سرمایہ کا بندوبست کر سکے اور اپنے سامان میں وہ نائٹروگلیسرین کے کنستر بھی لے گیا۔ مگر جب ہوٹل کے مالک کو جہاں وہ ٹھہرا تھا نائٹروگلیسرین کے خطرات سے آگاہی ہوئی اس نے فی الفور نوبل کو اپنے ہوٹل سے نکال دیا اور معلوم ہونے پر کسی ہوٹل نے اُس کو ٹھہرنے کے لئے جگہ نہ دی۔ مگر ان تمام مشکلات کے باوجود وہ فرانس اور کئی دیگر یورپی ممالک میں اپنے کارخانے قائم کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

۱۸۷۵ء میں نوبل نے ایک اور مفید ایجاد کی۔ یہ دریافت محض اتفاقی تھی۔ ہوا یوں کہ ایک دن وہ اپنی لیبارٹری میں نائٹروگلیسرین پر مزید تجربات کر رہا تھا کہ اس کی انگلی زخمی ہو گئی۔ اس نے زخم پر COLLODION دوائی لگائی جو اس وقت عام طور پر زخموں پر لگائی جاتی تھی اور جس سے زخم پر نئی جلد بن جاتی تھی اور اس طرح زخم خراب ہونے سے بچ جاتا تھا۔ نوبل دوائی لگا کر اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔ اتفاق سے کام کے دوران نائٹروگلیسرین کے چند قطرات اس کی انگلی پر گر گئے۔ اس نے دیکھا کہ COLLODION کا رنگ بدل گیا ہے۔

سائنسدان ہونے کی حیثیت سے اس نے جاننا چاہا کہ ان دونوں کے ملنے سے کیا نئی چیز پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ اس نے لیبارٹری میں تجربہ کیا اور جب دونوں کو ملایا تو وہ ایک نہایت شفاف Jelly کی شکل کی چیز بن گئی۔ مزید تجربات سے معلوم ہوا کہ یہ جیلی ڈائنامائٹ سے بھی زیادہ طاقتور (EXPLOSIVE) دھماکہ خیز ہے۔ نوبل نے اس نئی دریافت کا نام GELATIN رکھا اس طرح GEL-ATIN کی دریافت محض اتفاق سے ہوئی اور اس کی وجہ سے نوبل کا نام بہت شہرت اختیار کر گیا۔

انہی دنوں نوبل کی ایک جان پہچان والی خاتون جس کا نام بیرونس وون سٹنر BARONESS VON SUTTNER تھا نے ایک کتاب لکھی جو بہت مقبول ہوئی کتاب کا نام 'LAY DOWN YOUR ARMS' تھا۔ اس میں اس نے دنیا کو جنگ کی ہولناکیوں سے آگاہ کر کے امن کی طرف متوجہ کیا تھا اور بتایا تھا کہ امن کی کوششوں کو تیز تر کرنا ہی انسانیت کی خدمت ہے۔ BA-RONESS نے کوشش کی کہ نوبل بھی اس کا ہم خیال ہو جائے اور دنیا میں امن کے قائم کرنے کی کوششوں میں مدد دے۔ مگر نوبل کے خیالات BARONESS کے خیالات سے بالکل مختلف تھے گو وہ دنیا میں جنگوں کے خاتمے کی خواہش رکھتا تھا مگر کتاب میں دی گئی تجاویز سے اس کا اتفاق نہ تھا وہ چاہتا تھا کہ وہ جنگ کے ایسے مہلک آلات ایجاد کرے جو انسانوں کو آناً فاناً موت کی نیند سلا دیں اس کا خیال تھا کہ جب فریقین کے پاس ایسے مہلک ہتھیار ہوں گے تو وہ ایک دوسرے کے خلاف استعمال کرنے میں گریز کریں گے کیونکہ ان کو معلوم ہوگا کہ ان ہتھیاروں کے استعمال سے دنیا میں مکمل تباہی ہوگی اور اس طرح دنیا جنگ کی ہولناکیوں سے بچ جائے گی۔

بہرحال نوبل نے دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے بھی جدوجہد کی اور کافی سرمایہ انسانیت کی بہبودی کی خاطر لگایا جس کا مقصد قوموں کو جنگ کی ہولناکیوں سے آگاہ کرنا انہیں آپس میں اتحاد و اتفاق سے رہنے کی تلقین کرنا اور فوجوں کی نفری کو گھٹانے کے منصوبوں کو تقویت دینا تھا۔

نوبل ۱۸۹۶ء میں وفات پا گیا۔ اس کے مرنے کے بعد ۱۹۰۱ء میں نوبل پرائز فنڈ کا قیام عمل میں آیا اور اس وقت سے لے کر آج تک ہر سال دنیا میں ہزاروں پونڈ کے وظائف تقسیم کئے جاتے ہیں۔ ایک انعام دنیا بھر میں امن کے لئے نمایاں کام کرنے پر دیا جاتا ہے اس کا انتخاب ناروے کی پارلیمنٹ کرتی ہے۔ دوسرا انعام طب، فزکس اور لٹریچر میں اُن اشخاص کو دیا جاتا ہے۔ جنہوں نے ان شعبوں میں نہایت اعلیٰ کام کیا ہو اس کا انتخاب سویڈن کی اکیڈمی کرتی ہے۔

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیٹکو کا سفر

محمد محمود طاہر شاہد
مربی سلسلہ

کچھ عرصہ قبل آپ نے الفضل میں گلگت کے بارہ میں ایک مضمون پڑھا ہو گا جس میں مضمون نگار نے گلگت اور اس کے آس پاس کے خوبصورت مناظر اور مقامات کا ذکر کیا تھا اور یوں انہوں نے آپ کو تحریری زبان میں گلگت کی سیر کروادی تھی۔ اسی مضمون کے تسلسل میں ہی آج آپ کو گلگت جانے کا راستہ اور راستے کے خوبصورت مناظر اور قابل دید مقامات کے بارہ میں معلومات فراہم کرنے کے لئے حاضر ہوں تاکہ جانے والے راستے کی بھی سیر ہو جائے۔

قبل اس کے کہ ہم گلگت کی طرف اپنا سفر شروع کریں ہم آپ کو عنوان مضمون "نیٹکو" کے بارہ میں بتادیں۔ یہ کوئی چاند گاڑی یا خلائی شٹل نہیں لیکن آپ کو نیٹکو کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کا تجسّس تو ضرور ہو گا۔ (NATCO) دراصل ناردرن ایریاز (گورنمنٹ) ٹرانسپورٹ کارپوریشن کا مخفف ہے۔ جن احباب نے شمالی علاقہ جات کا سفر کیا ہے وہ تو NATCO سے بخوبی واقف ہوں گے۔ حق الیقین کے لئے آپ بھی NATCO میں سفر کر سکتے ہیں۔

سفر کا آغاز راولپنڈی کے بس اسٹینڈ سے ہوا۔ گلگت جانے کے لئے NATCO DELUXE تیار تھی۔ نیٹکو میں گلگت اور شمالی علاقہ جات جانے والے کئی مسافر سوار تھے۔ ان میں اکثریت ہماری طرح سیاحوں کی تھی۔ ایک دو غیر ملکیوں کے علاوہ باقی پاکستان کے مختلف صوبوں، علاقوں اور شہروں سے تعلق رکھنے والے تھے۔ گویا نیٹکو جب راولپنڈی جنرل بس اسٹینڈ سے صبح ۹ بجے روانہ ہوئی تو ایک چھوٹی سی دنیا کی عکاسی کر رہی تھی۔ جب ہم اکٹھے سوار ہوئے تو پھر مجھے یہ احساس ہوا کہ فطرت کی خوبصورتی ہی وہ چیز ہے جس کے لئے ہم سب اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ قابل دید مناظر۔ صاف شفاف میٹھے چشمے، خوبصورت آبشاریں، برف پوش چوٹیاں۔ آسمان سے باتیں کرتے ہوئے پہاڑ یہ سب فطرت کی خوبصورتیاں ہیں جو کہ سب لوگوں کو اکٹھا کرنے والی ہیں۔ ہم لوگوں میں لاکھ اختلاف سہی کتنے ہی فاصلے کیوں نہ ہوں لیکن آخر کار فطرت کے حسن نے ہم سب کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔

نیٹکو اپنی چھوٹی سی دنیا کے ساتھ صبح نو بجے راولپنڈی سے روانہ ہوئی۔ براستہ ٹیکسلا واہ کینٹ پہنچے۔ یہاں تک کا سفر بھی بہت دلچسپ ہوتا ہے۔ واہ کینٹ سے NATCO حسن ابدال کے راستہ سے ایبٹ آباد پہنچی۔ اس دوران سڑک کے دونوں جانب مسافر کو اچھے مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ جوں جوں سفر طے ہوتا چلا جاتا ہے ساتھ ساتھ خوبصورتی بھی بڑھتی جاتی ہے اور اس طرح مسافر کی دلچسپی میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ گو یہ سفر بہت طویل ہے لیکن نیٹکو کے مسافر کو سفر کی مشقت کا بالکل احساس نہیں ہوتا بلکہ قابل دید مناظر مسافر کی طبیعت میں ترو تازگی پیدا کرتے چلے جاتے ہیں۔

ایبٹ آباد سے سڑک بل کھاتی ہوئی مانسہرہ پہنچتی ہے (NATCO) جب مانسہرہ سے روانہ ہوتی ہے بل کھاتی ہوئی اور انسانی محنت سے تیار شدہ شاہراہ قراقرم پر سفر کرتی ہوئی اپنی منزل کی طرف گامزن ہوتی ہے۔ شاہراہ قراقرم جسے اب دنیا کے عجائبات میں بھی شامل کیا جاتا ہے۔ یہ عظیم انسانی محنت اور پاک چین دوستی کا ایک دلکش اور قابل دید شاہکار ہے۔

مانسہرہ کے بعد قابل ذکر مقام بٹگرام ہے۔ مانسہرہ سے بٹگرام تک راستے میں مسافر کو خوبصورت مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ان میں پہاڑوں کے دامن میں بنے ہوئے خوبصورت کھیت ہیں جن میں کئی قسم کی فصلیں کاشت ہوتی ہیں۔ یہ کھیت ایک دوسرے کے اوپر دکھائی دیتے ہیں اور دیکھنے والے کو دور سے یہ کھیت کئی منزلہ دکھائی دیتے ہیں۔ ان کئی منزلہ کھیتوں میں اس علاقے کے لوگ اپنے گذارے کے لئے گندم، چاول، اور مکئی کاشت کرتے ہیں۔ ان کھیتوں کے ڈیزائن بہت خوبصورت لگتے ہیں۔ کوئی مربع ہے۔ کوئی مثلث کوئی مستطیل اور کوئی کسی اور زاویے کا۔ جہاں تک اور جتنی جگہ تک ممکن ہو سکتا ہے اسے قابل کاشت بنایا گیا ہے۔ اس سے مقامی لوگوں کے محنت کش اور جفاکش ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

بٹگرام ایک شہر نما مقام ہے۔ یہاں تقریباً ہر قسم کی سہولیات میسر ہیں یہاں اچھے بازار موجود ہیں جہاں ضروریات زندگی کی تقریباً تمام اشیاء موجود ہیں اور اس کے علاوہ سیاحوں کی آمد و رفت کی وجہ سے اعلیٰ معیار کی دکانیں بھی ہیں جہاں سے سیاح خرید و فروخت کرتے ہیں۔

یہاں ضمناً ایک بات لکھ رہا ہوں جو کہ قارئین کے لئے دلچسپی کا باعث ہو گی کہ اس علاقے میں چیک پوسٹس کی عمارتیں بہت خوبصورت ہیں۔ اس کا لوگوں پر نفسیاتی اثر اچھا پڑتا ہے کہ جس طرح چیک پوسٹ کی عمارت خوبصورت ہے ویسے ہی اس کے عمال بھی باطنی حسن سے آراستہ ہوں گے۔ ویسے یہاں کی پولیس اچھے اخلاق کی مالک ہے۔ اس کا ذکر مضمون کے آخر پر کیا جائے گا۔ اگر پنجاب اور سندھ میں بھی خوبصورت تھانے بنا دیئے جائیں تو شاید عوام پر پولیس پر اس کا اچھا اثر پڑے۔

بٹگرام کے بعد مقام تھاکوٹ سے دریائے سندھ شروع ہو جاتا ہے۔ اس طرح دریائے سندھ بھی ہمارا اہم سفر بن جاتا ہے۔ یہ سفر کی اچھی تصویر پیش کرتا ہے۔ تھاکوٹ پہنچے تو بارش شروع ہو گئی۔ جس نے سفر کے لطف کو دوبالا کر دیا۔ اور ذہنی تازگی کے سامان مہیا کئے۔ تھاکوٹ کے بعد ضلع سوات کی تحصیل بشام آتی ہے۔ بشام میں بھی زندگی کی ہر طرح کی سہولیات میسر ہیں۔ یہاں سے ایک سڑک مینگورہ اور سیدو شریف کی طرف جاتی ہے۔ وادی سوات کے متعلق کچھ لکھنا ایک علیحدہ مضمون کو چاہتا ہے۔

تھاکوٹ کے بعد خشک پہاڑوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا لیکن متعدد مقامات پر آبشاریں خوبصورت مناظر پیش کرتی ہیں۔

نیٹکو کا سفر نصف سے زائد گذر چکا ہے۔ اب رات ہو چکی ہے لیکن NATCO کو دن رات کی تمیز کہاں۔ اس کا سفر تو ابھی باقی ہے۔ اس نے تو اپنے مسافروں کو ان کی منزل تک پہنچانا ہے۔ نیٹکو کا مقصد تو یہ ہے کہ وہ مختلف علاقے، قوموں، ملکوں کے لوگوں کو ایک جگہ اکٹھا کرتی ہے۔ قدرت کے حسن پر اکٹھا کرنے والی NATCO چلاس اور جگلوٹ سے ہوتی ہوئی رات ۲ بجے گلگت پہنچ گئی۔ تمام مسافر خوش تھے۔ نیٹکو اپنے اسٹینڈ پر روانہ ہو گئی تاکہ وہ لوگ جو قدرتی حسن دیکھ چکے ہیں ان کو واپس ان کی منزل تک پہنچائے۔

راولپنڈی سے گلگت کا یہ سفر ۶۱۲ کلومیٹر کا ہے جس پر تقریباً ۱۶ سے ۱۸ گھنٹے صرف ہوتے ہیں۔ جب گلگت پہنچے تو رات کے ۲ بج چکے تھے۔ یہ شہر ہمارے لئے اجنبی تھا۔ پولیس والوں نے نہ صرف کہ اچھا سلوک کیا بلکہ ہمیں ہماری رہائش گاہ تک بھی پہنچایا۔ پولیس کے اس تعاون سے ہمیں بہت خوشی ہوئی کہ آج بھی پاکستان میں ایسی پولیس موجود ہے۔

نیٹکو کے سفر راولپنڈی تا گلگت سے حقیقی لطف اندوز ہونے کے لئے اس میں سفر کیجئے اور فطرتی حسن سے حظ اٹھائیے۔

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) سید ممتاز احمد

پپیتا

یہ غرباء کو قدرت کا تحفہ ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے پھل انسانی زندگی اور اس کی نشوونما کے لئے پیدا کئے ہیں۔ یہ ذائقہ میں اعلیٰ جسم کے لئے مفید اور روح کی تسکین کا باعث ہیں۔ علم کی کمی کی وجہ سے ہمارے ہاں ابھی پھلوں کی پیداوار میں اتنی ترقی نہیں ہوئی جتنی پاکستان کی آب و ہوا اور زمین کی زرخیزی کے باعث ممکن ہے۔ ایک پھل جس سے ملک کے لوگوں نے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھایا پپیتا ہے۔ اسے ارنڈ خربوزہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ کراچی سے لے کر پشاور تک خوب پھلتا پھولتا ہے اور غذائیت سے بھرپور ہے۔ اس میں شیرینی آم کی اعلیٰ قسموں کے برابر ہے اور وٹامن اے۔ بی۔ سی اور جی اچھی مقدار میں موجود ہیں۔ یہ ہاضمہ کے لئے مفید اور قبض کا اعلیٰ ترین علاج ہے

اس کی مزید خوبی یہ ہے کہ یہ پودہ چھوٹی جگہ میں اگ سکتا ہے۔ صحن میں اگر تین گز لمبی اور دو گز چوڑی زمین موجود ہو تو پپیتا اگایا جا سکتا ہے۔ یہ صرف دو سال کے عرصہ میں پھل دے دیتا ہے۔ ایک پودہ سے ہر سال ۲۵ (پچیس کلو) یا اس سے بھی زیادہ پھل مل سکتا ہے۔

طریقہ کاشت

اس کا بیج اپریل میں نرسری میں چار چار انچ کے فاصلہ پر لگادیں۔ قطاروں کا درمیانی فاصلہ دس انچ رکھیں، زمین تر رکھیں۔ دس یوم میں پودے نکل آئیں گے۔ انہیں پانی دیتے رہیں اور مئی اور جون کی دھوپ میں اگر ہو سکے تو سایہ دیں۔ بہر حال پانی کی کمی نہ آنے دیں۔ جولائی تک

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبروں کا پس منظر

○ یوں تو دنیا میں بہت کچھ ہو رہا ہے کہیں جنگ کی باتیں ہو رہی ہیں کہیں امن کی۔ لیکن ہمیں سب سے زیادہ متاثر کرنے والی بات یہ ہے کہ ۲۴ اور ۲۷ اکتوبر کو قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ہو رہے ہیں۔ اعلان یہ کئے جا رہے ہیں کہ انتخابات آزادانہ منصفانہ اور غیر جانبدارانہ ہوں گے ایسا ہو جائے تو اور کیا چاہیئے۔ دراصل جمہوریت کی روح ہی یہی ہے کہ ہر شخص اپنی سوجھ بوجھ کے مطابق جسے اسمبلی کی ممبرشپ کا اہل سمجھتا ہے اسے ووٹ دے اور اس طرح ووٹ دینے کو آزادانہ، منصفانہ اور غیر جانبدارانہ ووٹنگ کہا جا سکتا ہے۔ تیسری دنیا کے ممالک میں بعض اوقات دھونس اور دھاندلی آڑے آتی ہے اور ووٹنگ کی تقدیس کو مجروح کر دیتی ہے۔ یہاں بھی پہلے ایسا ہوتا رہا ہے۔ خدا کرے اس دفعہ ایسا نہ ہو۔

آرمی کے چیف آف سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ بھی کئی دفعہ اس بات کی یقین دہانی کرا چکے ہیں کہ وہ دھونس اور دھاندلی کو نہیں چلنے دیں گے۔ اور چیف الیکشن کمشنر بھی بار بار کہہ رہے ہیں کہ ایسے انتظامات کر لئے گئے ہیں کہ انتخابات منصفانہ، آزادانہ اور غیر جانبدارانہ ہوں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا کرے کہ یہ انتخابات واقعی سب کو قابل قبول ہوں اور ان کے نتیجہ میں جو حکومت تشکیل دی جائے وہ سارے پاکستان کی بہبود اور استحکام کے لئے کام کرے۔

کبھی کبھی جو یہ سننے میں آتا ہے کہ شاید انتخابات ہو ہی نہ سکیں اس سے بڑی پریشانی لاحق ہوتی ہے۔ گذشتہ دنوں ایک پاکستانی صحافی نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا تھا کہ صرف پچاس فیصد لوگوں کا خیال ہے کہ انتخابات ہوں گے باقی پچاس فیصد اس بات پر یقین نہیں رکھتے۔

انتخابات قریب سے قریب تر آ رہے ہیں تو ایک دوسرے پر الزام تراشیاں بھی بڑھ رہی ہیں۔ دوسروں پر تنقید تو جمہوریت کا حصہ ہے۔ لیکن ایسی تنقید جو دلوں کو مجروح کرے برے نتائج پیدا کرتی ہے اور مستقبل میں زہر گھول دیتی ہے۔ خدا جانے تیسری دنیا میں انتخابات کے مواقع پر کب الزام تراشیاں نہ ہوا کریں گی۔

○ صدر صدام حسین نے کویت پر قبضہ کر کے دنیا کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ گذشتہ روز چھ اسلامی ممالک نے صدر سے اپیل کی کہ وہ کویت سے فوجیں واپس بلا لیں اور کویت کی برطرف شدہ حکومت کو بحال ہونے کا موقعہ دیں۔ امریکہ اقتصادی پابندیوں سے آگے بڑھ کر فوجی حملہ بھی کر دینا چاہتا ہے اور سوویت یونین نے بھی کہا ہے کہ اگر امریکہ نے حملہ کیا تو سوویت یونین بھی اس کا ساتھ دے گا۔ اگرچہ میخائل گورباچوف یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ انکی خواہش ہے کہ گفت و شنید سے معاملہ سلجھ جائے۔

معلوم یہ ہوتا ہے کہ صدر صدام کویت سے فوجیں واپس نہیں بلائیں گے اور دنیا بھر کی تین لاکھ فوج جو اس وقت اس علاقے میں جمع ہے اس کا خاصا حصہ وہیں ٹک جائے گا۔

یورپ میں یہ خیال زور پکڑ رہا ہے کہ یورپین قوموں اور عرب ریاستوں کے تعلقات پر نظر ثانی ہونی چاہیئے۔ یعنی تعلقات پہلے سے بہتر ہونے چاہئیں۔ یہ تو اچھی بات ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہونا چاہیئے کہ یورپین اقوام کو عرب علاقوں پر تسلط کا موقع مل جائے۔ اور وہ عربوں کی دولت لوٹنا شروع کر دیں۔ اور اس کا نام "دوستی" رکھیں۔

○ چین اور جنوبی کوریا کے تعلقات بہتر ہو رہے ہیں۔ کوریا نے اپنا نائب وزیر اعلیٰ ایشین کھیلوں کی تقریبات میں شرکت کے لئے چین بھیجا۔ اور چین نے ان کے اعزاز میں دعوتوں کے موقعہ پر کہا کہ چین کے عمائدین اور عوام کی خواہش ہے کہ دونوں ملکوں کے تعلقات آہستہ آہستہ نارمل ہو جائیں۔

خدا کرے کہ ساری دنیا کے آپس میں تعلقات نارمل ہو جائیں۔ اور ہر طرف امن کا جھنڈا لہرا رہا ہو۔

سالانہ اجتماع لجنہ کے مقابلہ جات کیلئے نام بھجوائیں

لجنہ اماء اللہ پاکستان اور ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۹، ۱۰، ۱۱، نومبر بروز جمعہ ہفتہ اتوار کو متوقع ہے۔ اس میں جو خواتین یا بچیاں پروگرام کے مطابق حصہ لینے کی خواہش مند ہوں اس لجنہ کی صدر ان کے نام اور تقریروں کے عنوان ۳۱، اکتوبر تک بھجوا دیں۔ اسی طرح آنے والے نمائندگان کے نام بھی زائرات بھی صدر لجنہ مقامی کی تصدیق لے کر آئیں۔

جنرل سیکرٹری
(لجنہ اماء اللہ پاکستان ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری سید محمد صاحب ولد مکرم نواب دین بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ محترمہ سیدہ خانم صاحبہ اہلیہ ملک عنایت اللہ صاحب جرمنی میں بیمار ہیں۔

○ مکرم شیخ عبد القادر صاحب رستم پارک نواں کوٹ لاہور اب اللہ کے فضل سے صحت سے ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

سیکرٹریان تعلیم متوجہ ہوں

ہر ضلع کے سیکرٹری صاحب تعلیم تحریری طور پر نظارت تعلیم سے فوری رابطہ کریں اور اپنا موجودہ ایڈریس بھی تحریر فرما دیں۔ اسی طرح ہر جماعت کے سیکرٹری صاحب تعلیم بھی اپنا موجودہ ایڈریس جلد از جلد نظارت تعلیم کو بھجوا کر نظارت سے تحریری رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

اعلان دار القضاء

(سلیمہ طاہرہ صاحبہ وغیرہ بابت ترکہ رشید احمد صاحب سرور)

مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سرور کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ ان کا مکان نمبر ۲۰/۷، دار الیمن وسطی ربوہ اور مکان نمبر ۲۱/۱۹، دار العلوم غربی ربوہ (رقبہ ہر دو پلاٹ دس دس مرلہ) نیز امانت تحریک جدید میں موجود رقم ان کے مندرجہ ذیل ورثاء میں تقسیم کی جائے۔

۱۔ محترمہ سلیمہ طاہرہ صاحبہ (بیوہ)
۲۔ مجید احمد صاحب سعید (بیٹا)
۳۔ فرید احمد صاحب ظاہر (بیٹا)
۴۔ نصیر احمد صاحب مبشر (بیٹا)
۵۔ فریدہ طلعت صاحبہ (بیٹی)
۶۔ حمیرا جبین صاحبہ (بیٹی)
۷۔ سعدیہ حنا صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء میں پیش کریں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

ضرورت ٹیچر

ہمیں اپنے ادارے نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں انگریزی اور فزکس کے اساتذہ کی ضرورت ہے امیدواران اپنی درخواستیں مکمل کاغذات امیر صاحب ضلع / صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن پوسٹ بکس نمبر ۶۶، ربوہ ضلع جھنگ ارسال کریں۔

کوالیفکیشن :۔ ایم اے / ایم ایس سی، بی اے / بی ایس سی + بی ایڈ۔

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن)

بی ایس سی کے طلبہ کیلئے وظائف کا اعلان

یونیورسٹی گرانٹ کمیشن نے صدارتی ٹیلنٹ فارمنگ سکیم کے تحت بی ایس سی کے طلبہ کے لئے وظائف دینے کا اعلان کیا ہے۔ مندرجہ ذیل مضامین کے طلبہ اس سکالرشپ کے لئے اپلائی کر سکتے ہیں۔

کیمسٹری فزکس۔ باٹنی۔ زوالوجی۔ مائیکرو بائیولوجی۔ میتھ۔ اکنامکس۔ طلبہ کا انتخاب تحریری امتحان پر ہوگا۔ مطبوعہ فارم پر درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵، نومبر ۱۹۹۰ء ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ پاکستان ٹائمز مورخہ ۷، اکتوبر ۹۰ء ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

مجلس انصار اللہ پاکستان

نصاب برائے امتحان سہ ماہی چہارم دسمبر ۱۹۹۰ء / ۱۳۶۹ ہش

(۱) منتخب قرآنی آیات۔
(۲) " احادیث
(۳) " تحریرات حضرت اقدس

تینوں کتب کی قیمت پندرہ روپے ہے لیکن امتحان دینے والے انصار کو رعایتی قیمت یعنی بارہ روپے میں مہیا کی جائے گی۔

زعماء اور ناظمین اضلاع اپنی ڈیمانڈ سے جلد آگاہ فرمائیں۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صث سے آگے

لیں ۔ تو آپ نے کہا کہ پہلے نماز فجر کے لئے گھڑی میں الارم لگا دو اور پھر ایسا ہوا کہ وہ الارم دونوں باپ بیٹے کے جاگتے ہی بجا۔

میری بیگم نے بھی مجھے بتایا ہے کہ ان کے والد حضرت ولی اللہ شاہ صاحب (جو کہ خود ایک مثالی عابد انسان تھے) فرمایا کرتے تھے کہ میاں منور احمد کی عبادت پر رشک آتا ہے۔ با جماعت نماز پڑھنے کا شوق ایسا تھا کہ جب بیماری اور ضعف بدن نے با جماعت نماز ادا کرنے سے معذور کر دیا تو انہوں نے اپنے چھوٹے بیٹے عزیزم عمر احمد کو امام بنا کر گھر میں اپنی بیگم کی شمولیت کے ساتھ با جماعت نماز ادا کرنے کا انتظام کر لیا اور عبادت الٰہی کے اس فریضے کی ادائیگی کا حق بھی ادا کیا۔

جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے۔ ہمارے پیارے بھائی کے خلق کے یہ امتیازی نشان تھے۔ صلح جوئی۔ بے لوث خدمت اور عاشقانہ انداز کی عبادت الٰہی۔ ہم سب ان کو انہیں نسبتوں سے اور ان کے احسانات کے ناطے سے اپنی محبت اور دعاؤں میں یاد کرتے ہیں۔

اللہ ان کو انسانیت کی خدمت اور خوش خُلقی کا اجر عطا فرمائے۔ اور ان کی عبادت کو خاص شرف قبولیت عطا فرما کر اپنے قرب میں ان کو جگہ دے۔

بقیہ: صث سے آگے

اس کے تحت ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو ۱۹۷۸ء میں فزکس کے شعبہ میں نوبل پرائز کا حقدار قرار دیا گیا تھا۔ گذشتہ سال امن کا ایوارڈ تبت کے روحانی پیشوا دلائی لامہ کو دیا گیا۔ اس سال امن کا نوبل انعام روس کے صدر مسٹر گورباچوف کو دیا گیا ہے۔ ان کو دنیا بھر میں امن کے قیام اور مشرقی اور مغربی جرمنی کے اتحاد کیلئے راہ ہموار کرنے پر انعام ملا ہے۔

بقیہ: صث سے آگے

یہ پودے دس بارہ انچ بڑے ہو جائیں گے برسات کی پہلی بارش کے بعد پودے نرسری سے نکال کر اصلی جگہ تین تین فٹ کے فاصلہ پر لگا دیں۔ پانی دیتے رہیں اور دو سال بعد جولائی میں ہی پھلوں کی رونق دیکھ لیں۔

پپیتا کا پودہ یا نر ہوگا یا مادہ۔ نر پودوں کے پھول ڈنڈیوں پر لگتے ہیں اور مادہ پودوں کے پھول تنے کے ساتھ کھلتے ہیں۔ ایک نر پودا چھ سات مادہ پودوں کے لئے رکھ لیں باقی نر پودے ضائع کر دیں۔

پپیتا کی کاشت اتنی آسان اور مفید ہے کہ میری خواہش ہے کہ تمام احمدی احباب اسے گھروں میں لگا لیں۔ ناظمین ضلع انصاراللہ سے درخواست ہے کہ وہ خاکسار کو مطلع کریں۔ انہیں بیج مفت روانہ کر دیا جائے گا۔ وہ نرسری لگا کر ہر انصار بھائی کو دس دس پودے دے دیں۔ بیج کے ساتھ ہی تفصیلی ہدایات بھی روانہ کر دی جائیں گی۔ اس کار آمد اور ذائقہ دار پھل کا فائدہ نہ اٹھانا کفران نعمت ہوگا۔ ربوہ کے ہر گھر میں یہ پودے لگائیں۔

پتہ درکار ہے

ایک موصیہ محترمہ بشریٰ خاتون صاحبہ زوجہ چوہدری محمد حسین صاحب نے ۱۹۸۴ء میں کراچی سے وصیت کی تھی۔ اس وقت موصیہ کا ایڈریس مندرجہ ذیل تھا۔ فلیٹ نمبر ۱۱، جہانگیر فیروز شاہ ڈوباس بلڈنگ جیٹھہ مل روڈ کراچی نمبر ۱۔ اس کے بعد موصیہ کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں۔

اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کوئی دوسرا آدمی جس کو موصیہ کے متعلق کوئی علم ہو تو ان کے موجودہ ایڈریس سے نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ کو اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

قدیمی ـــ اوّلین ـــ شہرہ آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

فون ۷۳۹۹۷ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

برانچیں

کراچی:۔ فون نمبر ۴۱۳۲۵۱

لاہور:۔ ۱-۵-۳ گلشن راوی

ملتان:۔ چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ

منڈی بہاؤالدین:۔ بالمقابل شاہ تاج شوگر مل

رحیم یار خان:۔ فون نمبر ۴۷۹۹

ربوہ:۔ اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر ۵۵۸

ہوائی سفر

بیرون ملک ہوائی سفر کے متعلق ہر قسم کی خدمات کے لئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔

نوبل مین ٹریولز

۲۱/۴ مین سوک سنٹر نزد جی پی او اسلام آباد

فون نمبرز ۸۱۸۷۵۷ ۸۲۲۹۳۳

خبریں

ملکی خبریں

○ پاکستان نے امریکی ماہرین کو پارلیمنٹ کے اراکین کو اپنی ایٹمی تنصیبات کے معائنہ کی اجازت سے انکار کر دیا ہے۔ پاکستان نے اس سلوک کو علاقے میں امتیازی سلوک قرار دیا اور کہا ہے کہ اگر پاکستان کی امداد بند ہوئی تو علاقے میں امریکی مفادات متاثر ہو جائیں گے۔

○ پیپلز ڈیموکریٹک الائنس (جس میں پیپلز پارٹی تحریک استقلال اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ شامل ہے) نے اپنے ۲۸ نکاتی منشور کا اعلان کیا ہے۔ جس میں بے روزگاروں کو الاؤنس دینے ووٹر کی عمر ۱۸ سال مقرر کرنے، آٹھویں ترمیم ختم کر کے اصل آئین بحال کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ الائنس نے مخلوط انتخابات کرانے کی بھی حمایت کی ہے اور جداگانہ انتخابات کو ختم کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

○ صدر نے ایک آرڈی ننس جاری کیا ہے جس کے تحت خصوصی عدالتوں کے مقدمات ایک عدالت سے دوسری عدالت میں منتقل کئے جا سکیں گے۔

○ ساہیوال میں پیپلز پارٹی اور اسلامی اتحاد کے درمیان تصادم ہو گیا۔ پیپلز پارٹی کے ۴۸ کارکنوں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ جس میں پارٹی کے دو امیدوار بھی شامل ہیں۔

○ حیدرآباد سے ڈاکوؤں نے ۱۰ افراد کو اغوا کر لیا ہے اور انکی رہائی کے لئے تاوان کے مطالبے کا خط چھوڑ گئے ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے قومی اسمبلی توڑنے کے فیصلے میں صدر اسحاق کی جو تائید کی ہے بی بی سی۔ وائس آف امریکہ اور وائس آف جرمنی نے اسے صدر اسحاق کی سیاسی اور قانونی فتح قرار دیا ہے۔

○ پنجاب کے تعلیمی ادارے الیکشن کی تعطیلات کے لئے ۲۲ سے ۲۹۔ اکتوبر تک بند رہیں گے۔

○ الیکشن کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے لئے پولنگ صبح ۸ بجے سے شام ۵ بجے تک جاری رہے گی۔

○ پشاور میں پیپلز پارٹی کے جلسے پر بموں سے حملہ کیا گیا۔ متعدد افراد زخمی ہو گئے

غیر ملکی خبریں

○ امریکہ کے صدر بش نے پاکستان کو تنبیہہ کی ہے کہ اگر بے نظیر بھٹو کے بغیر پاکستانی انتخابات ہوئے تو یہ آزادانہ اور منصفانہ انتخابات نہیں سمجھے جائیں گے۔

○ روس کے صدر مسٹر گورباچوف کو رواں سال کیلئے امن کا نوبل انعام دیا گیا ہے۔ ان کو یہ انعام عالمی سطح پر امن کے فروغ اور مشرقی و مغربی جرمنی کے اتحاد کے سلسلے میں ان کے اہم کردار پر دیا گیا ہے۔ ان کا انتخاب ۹۰۔ افراد پر مشتمل ایک فہرست میں سے کیا گیا ہے۔

○ بابری مسجد کے تنازعہ پر سینکڑوں ہندو اور مسلمان گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

○ مشہور برطانوی صحافی کرسٹینا لیمب نے پاکستان کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ جمہوریت کو ایک اور موقع دینے یا مارشل لاء لگانے کے بارے میں فیصلہ اسی ہفتے ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا ہے کہ پاکستان میں ہر شخص بلا ہچکچاہٹ کہتا ہے کہ طاقت کا سرچشمہ آرمی ہاؤس ہے۔

○ ترکی کے صدر مسٹر ترگت اوزال خلیج کے بحران کو حل کرنے کے سلسلے میں متحدہ عرب امارات گئے ہیں۔

○ بھارت نے مزید ۱۵ کشمیریوں کو شہید کر دیا ہے۔

○ جنوبی افریقہ کے سیاہ فام رہنما نیلسن منڈیلا چار روزہ دورہ پر بھارت پہنچ گئے ہیں۔

○ بھارتی انٹیلی جنس نے ایک بھارتی طیارے کو اغوا کر کے پاکستان لانے کی سازش بے نقاب کر دی تاہم اگر کبھی ایسا ہوا تو پاکستان کو اغوا کنندگان کے خلاف کمانڈو ایکشن پر مجبور کیا جائے گا۔